صرف احباب جماعت کے لئے

خبرنامہ جنوری ۔ فروری ۹۴ء

○ حضرت امیر ڈاکٹر سعید احمد خان صاحب

حضرت امیر ڈاکٹر سعید احمد خان صاحب کی صحت بدستور کمزور چلی آ رہی ہے۔ ماہ دسمبر میں کمزوری میں اضافہ ہو گیا تھا۔ لیکن اب طبعیت قدرے بہتر ہے۔ خدا کے خاص فضل و کرم سے حضرت امیر کمزوری کے باوجود معمول کی خط و کتابت اور احباب سے ملاقات فرماتے ہیں۔ ۲۳ جنوری کو حضرت امیر نے پروفیسر خلیل الرحمن صاحب کی نماز جنازہ پڑھائی۔

احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ رمضان المبارک کے بابرکت مہینہ میں ان کی صحت کاملہ اور درازی عمر کے لئے درد دل سے دعائیں کریں۔

○ فطرانہ

صدقہ فطر یا فطرانہ وہ خیرات ہے جو نماز عید سے پہلے ادا کرنا ضروری ہے۔ گھر کے تمام افراد بشمول ملازم کا فطرانہ ادا کرنا لازم ہے۔

عہد اسلام میں زکواۃ کی طرح فطرانہ ایک نظام کے ماتحت ادا ہوتا تھا جیسا کہ ایک حدیث میں تصریحاً مذکور ہے:

"وہ یہ صدقہ جمع کرنے کے لئے دیتے تھے اور گداگروں میں تقسیم کرنے کے لئے نہیں ہوتا تھا" (بخاری)

اسی طرح ایک دوسری حدیث کے مطابق حضرت ابو ہریرہؓ کا قول ہے کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں رمضان کی زکواۃ جمع کرنے کا کام سپرد کیا تھا (بخاری)

غرضیکہ فطرانہ ایک نظام کے تحت اکٹھا کر کے معاشرے کے مستحق افراد میں نماز عید سے پیشتر تقسیم ہونا چاہئے۔ تاکہ وہ لوگ بھی عید کی خوشیوں میں شریک ہو سکیں اور اس طرح ماہ رمضان کی روحانی تربیت سے دلوں میں مخلوق خدا کے لئے جو رحم، کرم، شفقت اور مودت کے احساسات پیدا ہوتے ہیں ان کو عملی اظہار کا موقع ملتا ہے۔

انجمن نے =/۱۵ روپے فی کس فطرانہ مقرر کیا ہے۔ احباب سے درخواست ہے کہ وہ مقامی محصل کو ابھی سے فطرانہ کی رقم ادا کر دیں یا پھر براہ راست مرکز کو ارسال کر دیں۔

○ انڈونیشیا میں سالانہ جلسہ

احمدیہ انجمن، انڈونیشیا کا سالانہ اجتماع مشرقی جاوا کے صوبے کدیری کے شہر ماری میں منعقد ہوا۔ اس غرض کے لئے ۲۴ سے ۲۶ دسمبر ۹۳ء تک اماندا ہوٹل میں انتظام کیا گیا تھا۔ مقررین میں سب سے اہم تقریر محترم الحاج ڈاکٹر رحمت اللہ صاحب کی تھی جنہوں نے اسلامی معاشیات پر ایک نہایت عمدہ علمی مقالہ پیش کیا۔ اس کے علاوہ سابق جنرل سیکرٹری انجمن محترم منصور بسوکی صاحب نے احمدیہ انجمن انڈونیشیا کی مرکزی انجمن کی انگریزی مطبوعات کے انڈونیشی زبان میں تراجم کے متعلق تفصیلی رپورٹ پیش کی۔ جلسہ کے اختتام پر اس دوران کی جانی والی اہم تقاریر کو طبع کر کے احباب میں تقسیم کیا گیا۔ اس موقع پر انجمن کے ماہنامہ کے خصوصی نمبر اور کیلنڈر بھی شائع کئے گئے تھے۔

اس اجتماع کی خاص بات یہ تھی کہ انجمن کے جو مقتدر اور مخلص ممبران اجلاس میں شریک نہ ہو سکے تھے ان کو ملنے کے لئے وفود بنائے گئے جو ان کے گھروں پر گئے اور ان کی عیادت کی۔

www.aaiil.org

حال ہی میں انڈونیشین انسائیکلوپیڈیا آف اسلام ۵ جلدوں میں شائع ہوئی ہے اس میں احمدیہ انجمن انڈونیشیا کے قیام کی مختصر تاریخ، سرگرمیاں اور اس انجمن کے چند مقتدر ممبران محترم سودیوو صاحب، آر۔ ایم۔ جو جو سوگیتو اور کسبان پروجو سس ویو کی مختصر سوانح حیات بھی شائع کی گئیں۔

گزشتہ سال انڈونیشیا جماعت نے حضرت مولانا محمد علی صاحب مرحوم و مغفور کے انگریزی ترجمتہ القرآن، مینول آف حدیث اور یا جوج ماجوج کے انڈونیشی زبان میں تراجم کے نئے ایڈیشن شائع کئے۔ اسی طرح حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی کتاب کشتی نوح اور حضرت خواجہ کمال الدین صاحب کی کتاب راز حیات کے انڈونیشی زبان میں تراجم بھی شائع کئے گئے۔ حضرت مولانا محمد علی صاحب مرحوم و مغفور کی کتاب تحریک احمدیت کا انڈونیشی زبان میں ترجمہ بھی ہو چکا ہے اس کی نظرثانی کا کام ہو رہا ہے۔

○ دعا

پشاور میں محترم کیپٹن عبدالواجد صاحب کئی ماہ سے دل کے عارضہ کی وجہ سے صاحب فراش ہیں۔ احباب ان کی صحت کاملہ کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں۔

شیخ محمد صدیق صاحب، سیالکوٹ بھی بہت بیمار ہیں ان کی صحت کے لئے احباب دعا فرمائیں۔

مرکزی انجمن کے محصل فیض الرحمن صاحب ۳ جنوری ۹۴ء کی رات کو سڑک کے ایک حادثہ میں زخمی ہو گئے تھے۔ ان کے سر میں شدید ضرب آئی تھی۔ خدا کا شکر ہے کہ کسی خدا ترس نے ان کو جنرل ہسپتال پہنچا دیا۔ جہاں بروقت طبی امداد ملنے کی وجہ سے ان کی جان بچ گئی۔ اب وہ خدا کے فضل سے کافی بہتر ہیں اور کچھ وقت کے لئے دفتر بھی کام کے لئے آنے لگے ہیں۔ احباب ان کی مکمل صحت کے لئے دعا فرمایں۔

○ پروفیسر خلیل الرحمن صاحب کی وفات

ہم نہایت افسوس سے یہ خبر شائع کر رہے ہیں کہ ہمارے محترم و مکرم بھائی پروفیسر خلیل الرحمن صاحب چند دن سول ہسپتال ایبٹ آباد میں بیمار رہ کر ۲۳ جنوری ۱۹۹۴ء کو اپنے مولائے حقیقی سے جا ملے۔ "ہم سب اللہ کی طرف سے ہیں اور اسکی کی طرف لوٹ کر جانا ہے"۔ پروفیسر صاحب کی میت کو ایبٹ آباد سے لاہور لایا گیا جہاں ۲۴ جنوری شام ۳ بجے جامع دارالسلام میں ان کی نماز جنازہ حضرت امیر ڈاکٹر سعید احمد صاحب نے پڑھائی اور پھر انہیں دارالسلام کے قبرستان میں سپرد خاک کر دیا گیا۔ پروفیسر صاحب مرحوم ہماری جماعت کے ایک انتہائی مخلص اور صاحب علم شخص تھے وہ سلسلہ کے فدائی اور اس کی خدمت کے لئے ہمہ تن تیار رہتے تھے۔ حضرت امیر ڈاکٹر سعید احمد خان صاحب سے ان کی محبت اور عقیدت قابل رشک تھی۔ پروفیسر صاحب کی جدائی حضرت امیر صاحب کے لئے ایک بڑا صدمہ ہے۔ خدا تعالیٰ حضرت امیر اور پروفیسر صاحب مرحوم کے لواحقین کو صبرو جمیل عطا فرمائے اور پروفیسر صاحب مرحوم کو جنت الفردوس میں بلند مرتبہ عطا فرمائے۔

پروفیسر صاحب مرحوم نے اپنی پوری زندگی سلسلہ کی خدمت کے لئے وقف کر رکھی تھی۔ ان کی خدمات کی چند جھلکیوں سے آپ کو روشناس کرانے کی غرض سے ہم اس خبرنامہ میں محترمہ صفیہ بنت سعید کے قلم سے نکلے ہوئے چند عقیدت کے پھول شامل کر رہے ہیں اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق دے کہ ہم سلسلہ کے ان مخلص بھائیوں کے نقش قدم پر چل کر اپنی عاقبت کو سنوارنے والے بن جایں۔

اک چراغ اور بجھا

○ پروفیسر خلیل الرحمن صاحب مرحوم کی خدمت میں عقیدت کے پھول

پروفیسر خلیل الرحمان صاحب ۲۳ جنوری ۱۹۹۴ء کو داغ مفارقت دے گئے۔ احمدیت کے روشن چراغ، مجلس معتمدین کے رکن اور ہر دلعزیز سٹیج سیکرٹری، ہزاروں ذہنوں کو اپنے علم و عمل سے ضیاء بخشنے والے پروفیسر صاحب کھی (ہزارہ) میں ۲۳ مارچ ۱۹۱۴ء کو پیدا ہوئے۔ کم سنی میں والدین کی شفقت سے محروم ہو گئے تو اپنوں کی بے مہری و بے مروتی سے دربدر ہو کر یہ دریتیم، مولوی حکیم محمد یحییٰؒ اور مولوی محمد یعقوبؒ کے زیر سایہ دیب گراں میں پرورش پانے لگا۔ یہ دونوں بزرگ ہستیاں مجدد وقت کی صحبت و قربت سے فیض یافتہ روشنی کے ایسے مینار تھے جن سے احمدیت کے کئی چراغ جلے۔ انہی میں سے ایک خلیل الرحمان صاحب بھی تھے۔ اوائل عمر سے ہی دین سے محبت کا جو بیج دل میں بویا گیا تھا وہ عمر کے ساتھ ساتھ پروان چڑھتا گیا۔

بچپن د۔ابگراں کی گلیوں میں کھیلتے گذرا۔ ابتدائی تعلیم کے بعد لاہور پشاور اور پھر علی گڑھ کی درسگاہوں میں تعلیم مکمل کی۔ بی۔ اے بی ٹی کی ڈگری حاصل کی اور مختلف تعلیمی اداروں میں معلمی کے فرائض انجام دیتے رہے۔ لیکن علم کی تشنگی باقی تھی۔ موقع ملنے پر ایم ایس سی میں داخلہ لے لیا اور پنجاب یونیورسٹی میں اول آئے۔ چند ماہ زمیندارہ کالج گجرات میں ملازمت کی اور پھر گورنمنٹ کالج ایبٹ آباد میں لیکچرر مقرر ہوئے۔ ملازمت سے سبکدوشی کے وقت وہ گورنمنٹ کالج مانسہرہ کے پرنسپل تھے۔ پروفیسر صاحب اپنے اخلاق و کردار، فرض شناسی، حق پسندی، دیانت داری اور تدریس کے اعلیٰ اسلوب اور بلند معیار کی وجہ سے اپنے شاگردوں اور رفقائے کار میں یکساں مقبول تھے اور عوام الناس میں نیک نام تھے۔

اپنے محترم و عزیز استاد اور پیارے "بھاجی" کو برس ہا برس نہایت قریب سے دیکھنے اور جاننے کا موقع ملا۔ انہوں نے ہر رشتے اور تعلق کو نہایت وفاداری اور خلوص سے نبھایا۔ ان کی محبت بے غرض اور خدمت بے لوث رہی۔ قانع اور متوکل پروفیسر صاحب ہمیشہ سادہ، صاف ستھرے لباس میں ملبوس ہوتے۔ چہرے پر ایک شگفتگی سی رہتی۔ اپنی نرم گفتاری اور منکسرالمزاجی کی بدولت بچوں جوانوں اور بزرگوں سبھی کے دل جیت لیتے۔ دینی اور دنیوی علوم پر عبور حاصل تھا۔ سلسلہ احمدیہ کی شاید ہی کوئی کتاب ہو جو ان کی نگاہ سے نہ گذری ہو۔ دین کو دنیا پر تاحیات مقدم رکھا۔ معتمدین کی مجالس اور سالانہ اجتماعات کی شمولیت کی راہ میں موسموں کی شدت اور سفر کی صعوبت کبھی حائل نہیں ہوئی۔ دسمبر ۱۹۹۳ء کے اجتماع میں شمولیت کی غرض سے جسمانی عوارض کے باوجود بس کا طویل سفر اختیار کیا اور حسب معمول اجلاس کو رونق بخشی۔ ایبٹ آباد واپس پہنچ کر طبیعت ایسی بگڑی کے پھر سنبھل نہ سکی اور آپ اس دارفانی سے رخصت ہو گئے۔

جماعت انہیں کئی برس سے سٹیج سیکرٹری کی حیثیت سے دیکھتی اور سنتی رہی تھی اور ان کی حاضر جوابی اور برجستہ فقروں سے محظوظ ہوتی رہی ان کی دلپذیر تقریر و تحریر دلوں میں ایمان کی جوت جلاتی تھی۔ ان کے مخاطب عموماً بچے اور نوجوان ہوتے۔ وہ ان کے دلوں میں احمدیت سے محبت کے چراغ روشن کرنا چاہتے تھے تاکہ جب ان جیسی ہستیوں کی زندگی کے چراغ بجھ جائیں تو یہ نئے چراغ بڑھتی ہوئی تاریکی میں امید کی کرن بن کر پھیل جائیں۔ یہی ان کا مقصد حیات تھا اور یہی ان کی تمنا۔

خدا انہیں اپنے جوار رحمت میں بلند مقام عطا فرمائے۔

صفیہ سعید
۲۳ فروری ۱۹۹۴ء

○ سالانہ رپورٹ تنظیم خواتین احمدیہ ۱۹۹۳ء

تنظیم خواتین احمدیہ لاہور کی انتظامی کمیٹی کا اجلاس ہر ماہ کے شروع میں ہوتا ہے۔ جس میں خواتین اور خاص طور پر بچیوں کی

تربیت سے متعلق امور اور مسائل زیر بحث آتے ہیں۔ ہر ماہ کے آخر میں جنرل میٹنگ ہوتی ہے جس میں خواتین اور بچیاں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ کے کسی ایک پہلو ہر روشنی ڈالتیں ہیں۔ امام وقت نے دین متین پر عمل پیرا ہونے اور اس کی ترویج کے لئے جو ہدایات دی ہیں ان کو ذہن نشین کروانے کی کوشش کی جاتی ہے۔ بچیاں ان کے منظوم کلام کو ذوق و شوق سے پڑھتی ہیں اور دس شرائط بیعت کی ایک شرط پر ہر ماہ قرآن مجید اور حدیث کی روشنی میں گفتگو ہوتی ہے تاکہ روز مرہ کی زندگی میں ان سے راہنمائی حاصل کی جائے۔

تنظیم کی طرف سے ۱۳ طالبات اور ۴ بیوہ خواتین کو ماہوار وظائف دئے جاتے ہیں۔ عیدالفطر کے پرمسرت موقع پر جماعت کے مستحق گھرانوں میں کپڑوں اور نقدی کی صورت میں تحائف دئے جاتے ہیں۔ اس کار خیر میں خواتین کے علاوہ مقامی جماعت' لاہور بھی گرانقدر عطیہ مرحمت فرماتی ہے۔ عیدالفطر کے بعد تنظیم عید ملن پارٹی کا اہتمام کرتی ہے جس میں شرکت کرنے والی تمام بچیوں کو چھوٹے چھوٹے تحائف دئے جاتے ہیں۔ لاہور کے علاوہ دیگر جماعتوں کی مستحق خواتین کی بھی حسب گنجائش مدد کی جاتی ہے۔ بدو ملہی کی ایک بچی کی شادی کے موقع پر امداد فراہم کی گئی۔

تنظیم کے انتخاب ہر دو سال کے بعد عمل میں آتے ہیں۔ اس سال یہ فیصلہ کیا گیا کہ موجودہ عہدیداران ہی مزید دو سال کے لئے کام کریں۔ بیگم عذرا سلیم صاحبہ کو مجلس انتظامیہ کا ممبر چنا گیا اور محترمہ بیگم حامدہ رحمان صاحبہ جو پہلے کراچی میں تھیں اور اب لاہور تشریف لے آئی ہیں ان کو بھی مجلس انتظامیہ کا ممبر چن لیا گیا۔

مئی کے مہینہ میں جلسہ یوم وصال حضرت بانی سلسلہ احمدیہ ہوا۔ جس میں بانی سلسلہ احمدیہ کے ملفوظات' ان کی دینی اور علمی خدمات پر روشنی ڈالی گئی۔ بچیوں نے ان کا منظوم کلام ترنم سے پیش کیا۔

ستمبر ۹۳ء میں محفل عید میلادالنبی صلی اللہ علیہ وسلم منعقد کی گئی۔ جس میں نبی آخر الزماں حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات زندگی' ان کی تعلیمات' غزوات اور ان کا زندہ جاوید معجزہ قرآن مجید' جس نے پشتوں کے بگڑے ہوئے انسانوں کو سالوں میں نیک' پاکیزہ اور خدا نما بنا دیا' کے مختلف پہلوؤں پر خواتین اور بچیوں نے تقاریر کیں۔

گرمیوں کی چھٹیوں میں بچیوں کے لئے گیسٹ ہاؤس' دارالسلام' لاہور میں دستکاری کی کلاس جاری کی گئی۔ ممبر خواتین نے بچیوں کو سلائی' کڑھائی اور دیگر خانہ داری کے امور سکھلائے۔ سالانہ تربیتی کورس میں لاہور کی خواتین اور بچیوں نے بھرپور طریق پر شرکت کی۔ ان کی نگرانی اور نتائج مرتب کرنے میں بیگم بشریٰ علوی نے مختلف مراحل میں بڑی لگن اور کاوش سے کام کیا۔

بچیوں کو عربی سکھانے کے لئے محترم راجہ محمد بیدار صاحب ہفتہ میں دو دن کلاس لیتے رہے۔ جس میں انہوں نے دارالسلام کی خواتین اور بچیوں کو عربی گریمر کی بنیادی باتیں اور قرآن مجید کو پڑھنے اور سمجھنے کے متعلق رہنما اصول بتائے۔

○ رابطہ دورے

۹ فروری ۹۳ء کو بیگم رضیہ مدد علی صاحبہ' محترمہ بیگم زبیدہ محمد احمد صاحبہ' بیگم عظمت رفیق صاحبہ' بیگم ممتاز سیف صاحبہ' بیگم عقیلہ سلام صاحبہ اور بیگم مقصودہ حیدر صاحبہ بدو ملہی تشریف لے گئیں۔ وفد کے ارکان نے تھوڑی دیر کے لئے محترمہ بیگم مجیدہ صاحبہ کے گھر قیام کیا پھر ان کی ہمراہی میں وفد مختلف گھروں میں گیا۔ شیخ اللہ بخش صاحب جو ان دنوں بیمار تھے وفد نے ان کی عیادت کی۔ اسی طرح خواتین آمنہ بی بی کے پوتے کی تعزیت کے لئے ان کے گھر گئیں اور شام کو واپس لاہور آگئیں۔

۱۹ فروری کو بیگم رضیہ مدد علی صاحبہ' بیگم زبیدہ محمد احمد صاحبہ' بیگم عظمت رفیق صاحبہ' بیگم ممتاز سیف صاحبہ رابطہ دورے پر اوکاڑہ تشریف لے گئیں۔ خواتین نے گھروں پر جا کر ملاقاتیں کیں۔ پھر جامع میں نماز جمعہ ادا کی۔ اس کے بعد وفد میں شامل خواتین نے تقاریر کیں۔ آنسہ طیبہ انوار احمد اور آنسہ انیقہ رحمن کے علاوہ اوکاڑہ جماعت کے بچوں اور بچیوں نے تقاریر اور

نظمیں پیش کیں۔ خواتین کو سالانہ دعائیہ میں شرکت کے لئے خصوصی طور پر تاکید کی گئی۔
۲۶ نومبر کو محترمہ بیگم رضیہ مدد علی صاحبہ' محترمہ صابرہ رحمن صاحبہ' محترمہ بیگم زبیدہ محمد احمد صاحبہ' محترمہ بیگم بشریٰ علوی صاحبہ اور بیگم ریحانہ ریاض صاحبہ پر مشتمل وفد نے سیالکوٹ کا دورہ کیا' وفد نے گھر گھر جا کر خواتین سے ملاقاتیں کیں اور ان کو سالانہ دعائیہ میں شرکت کی تاکید کی۔ نماز جمعہ باجماعت جامع میں ادا کی گئی۔
نماز جمعہ کے بعد محترمہ بیگم رضیہ مدد علی صاحبہ اور بیگم زبیدہ محمد احمد صاحبہ نے خواتین سے خطاب کیا اور سالانہ دعائیہ میں شرکت کی اہمیت بیان کی۔ بچیوں نے حمد و نعت پیش کیں۔ وزیر آباد سے بھی خواتین وہاں تشریف لائی ہوئی تھیں۔
یہ سال ہماری تنظیم کے لئے انتہائی رنج و غم کا سال رہا۔ جون میں تنظیم کی سرپرست اعلیٰ بیگم صاحبہ حضرت امیروفات پا گئیں۔ ۱۸ جولائی کو تنظیم کی صدر محترمہ بیگم ذکیہ شیخ کا انتقال ہو گیا اور اکتوبر میں ہماری جائنٹ سیکرٹری محترمہ بیگم نسرین گل صاحبہ خالق حقیقی سے جا ملیں۔ یہ سب محترم خواتین نہایت نیک' ہمدرد' غمگسار' مہربان اور انتہائی سرگرم تھیں۔ ان کی وفات سے ہماری تنظیم کو ناقابل تلافی نقصان پہنچا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان پر اپنی رحمتیں نازل فرمائے۔
اب ہماری صدر بیگم زبیدہ محمد احمد صاحبہ ہیں جو پہلے نائب صدر تھیں۔
بدو ملہی کی ایک مستحق بہن کی درخواست پر ۵۰۰۰ روپے کا قرض حسنہ دیا گیا ہے۔ اسی طرح ایک بہن کو علاج معالجے کے لئے مستقل امداد دی جا رہی ہے۔
دارالسلام میں گیسٹ ہاؤس کا انتظام بھی تنظیم خواتین کے ذمہ ہے۔ جہاں زیادہ تر بیرونی ممالک کے مہمان قیام کرتے ہیں۔ سالانہ دعائیہ کے موقع پر اس میں بیرونی ممالک سے آئے ہوئے مہمانوں سے خوب رونق رہتی ہے۔

تمام خواتین' حضرات اور بچوں کی خدمت میں پیشگی

عید مبارک

***